نیوزی لینڈ میں مذہبی گروہ بندیوں سے آزاد مسیحی آبادی میں اضافہ

نیوزی لینڈ کی قومی مردم شماری کے مطابق ۱۹۸۶ء سے ۱۹۹۱ء کے درمیان اُن مسیحیوں کی تعداد دُگنی سے زیادہ ہو گئی ہے جو اپنے آپ کو کسی گروہ یا فرقہ سے منسلک نہیں کرتے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو انڈی پنڈنٹ (غیر مقلد) مسیحی کہتے ہیں۔

نیوزی لینڈ کی مسیحی آبادی زیادہ تر اینگلیکن، پریسبیٹرین، کیتھولک اور میتھوڈسٹ چرچوں سے منسلک ہے۔ ۱۹۸۶ء سے ۱۹۹۱ء کے درمیان ان چرچوں سے منسلک آبادی ۶۳ فیصد سے کم ہو کر ۵۸ فیصد رہ گئی ہے۔ اس عرصے میں مسیحیت کے علاوہ دوسرے مذاہب کی آبادی دُگنی سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب دوسرے ممالک سے نیوزی لینڈ کی جانب نقلِ مکانی ہے۔ (ماہنامہ "دی پلین ٹروتھ"، کیلی فورنیا، نومبر - دسمبر ۱۹۹۳ء)

مسلکوں کے بارے میں امریکی مسیحی آبادی کا رویّہ

ایک امریکی مؤلف جناب چارلس کولسن نے The Body یعنی "جسم" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ "جسم" سے استعارۃً چرچ سے مراد ہے۔ اس میں انہوں نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چرچ کی صورتِ حال پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے چرچ کی جانب مسیحی آبادی کے رویّوں کا مقابلہ "میکڈانلڈ" کے ساتھ کیا ہے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپ کے بہت سے ملکوں میں Fast Food مہیا کرنے والی وسیع کاروباری تنظیم ہے۔ جناب کولسن نے مذہب کی جانب امریکی رویّے کو "میک چرچ" ذہنیت کا نام دیا ہے۔ ان کی رائے کے مطابق امریکی ایک فرقے سے تعلق توڑ کر دوسرے سے جوڑنے کو اتنی ہی اہمیت دیتے ہیں جتنی ان کے نزدیک سبزی کی کسی دوکان یا بنک کے تبدیل کرنے کی ہے۔ مذہبی طبقے کے لوگ ایک ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں جو انہیں یہ احساس دلائے کہ وہ اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ کوئی ایسا چرچ پسند نہیں کرتے جو قربانی کا تقاضا کرتا ہے یا ان کی زندگی میں تبدیلی چاہتا ہے۔